ھو

یوسف شاہی مسلمان

اور

مذہب کا امتحان

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں۔ اگر میرا بیان
جھوٹ یا غلط ہو تو میں فوراً تین سو ۳۰۰ روپیہ تاوان ادا کرونگا
نیز مولوی یوسف شاہ کے ہاتھ پر توبہ کر کے یوسف شاہی مسلمان ہو جاؤنگا

واللہ علی ما نقول وکیل

قیمت ۲ر (دو پیسے)

میرے پیارے یوسف شاہی مسلمان بھائیو!

السلام علیکم

بس آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر متوجہ کرتا ہوں کہ میری چند باتیں غور سے سنو اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ تم مجھے کافر خیال کرو یا مرتد عوام کے فایدہ کیلئے میں بار بار یہ اعلان کر رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں ہرگز کسی بنوت کے امکان کا قایل نہیں، اب اس اعلان کے بعد تمہارا اختیار ہے کہ مجھے قادیانی کہو یا لاہوری۔ ملحد کہو یا معتزلہ۔ بس آپ کو اس امر کیطرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، کہ آپ لوگوں کا خیال یا عقیدہ یہ ہے، کہ کشمیر میں دین کا محافظ اور مذہب کا علمبردار صرف مولوی محمد یوسف کا خاندان ہے اور اس خاندان کے علماء کرام ابتدا۔ حضرت مولوی محمد یحییٰ مرحوم مولانا واعظ رسول شاہ صاحب

مولانا احمد اللہ صاحب مولانا عتیق اللہ صاحب۔ مولانا محمد حسن صاحب
اور محمد یوسف صاحب وجود میں آئے۔ انکے ساتھ دیگر چند افراد بنہ شاہ وغیرہ
بھی ان کے حواری ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ عوام کیلئے یہ سب علماء اور واعظ واجب
التعظیم ہیں۔ کسی کی کیا مجال ہے کہ ان بزرگوں پر کوئی اعتراض کرے۔ کیونکہ عوام
الناس بیچارے عموماً علماء کے مقلد ہوتے ہیں، وہ ہمیشہ دین العجائز کا راستہ
اختیار کرتے ہیں، عام لوگوں کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اُن کے کسی مولوی واعظ
یا میر واعظ کا ہو۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ العامی لامذھب لہ انما مذھبہ
مذھب مفتیہ یعنی عام لوگوں کا اپنا کوئی مذہب نہیں، ان کا مذہب وہی ہے
جو انکے مفتی اور مولوی کا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ علماء ربانی عوام الناس کو اختلافی
باتوں میں پھنسا کر پریشاں نہیں کرتے، تاکہ لوگ شبہات میں مبتلا ہو کر بیدین
اور لامذہب نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت امیر کبیر میر سید علی ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے
شافعی المذہب ہو کر مذہب حنفیہ کو قایم رکھا۔ بخاری شریف میں بھی یہی ہدایت
موجود ہے کہ الذی یربی الناس بصغار العلم قبل کبارہ یعنی عالم ربانی

وہی ہے جو لوگوں کو چھوٹی سیدھی سیدھی باتوں سے تربیت کرتا ہے
بخلاف اس کے اگر واعظ اور مولوی ایسے ہوں کہ ان کے متضاد عقاید و خیالات سے
ایک دوسرے کی تکذیب و تردید بلکہ تکفیر لازم آتی ہو تو عوام الناس ان علماء میں سے کس کا
مذہب قبول کریں کس کی تردید کریں، کسکو جھوٹا کہیں، کسکو سچا سمجھیں - ایسی
صورتیں علماء کے متضاد مذاہب کو دیکھ کر اگر عوام الناس مذہب سے ہی بیزار ہوں تو
ان کا کیا قصور ہے - اب اگر یہ ثابت ہو کہ ایک ہی خاندان کے رہنما مولانا محمد یحیی مرحوم
سے لیکر مولوی غلام حسن تک، یوسف شاہ سے لیکر نبہ شاہ تک ایکدوسرے سے
مختلف العقائد ہیں، کوئی مشرک ہے کوئی موحد تو دین اور مذہب کہاں رہا
عوام بیچارے کس کو سچا سمجھیں، اور کس کو جھوٹا کریں، تو کیا کریں ان کیلئے بجز
اس کے کیا چارہ ہے کہ یا تو مذہب سے بیزار ہو کر صرف خاندان کی پوجا کرتے رہیں
اور یا خاندانی غلامی سے آزاد ہو کر صرف مسلمان ہو جائیں۔ یعنی وہی مسلک اختیار
کریں جو اصلی رہنمای کشمیر حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی نے اختیار فرمایا تھا -

ہمارا یہ دعوے بلا دلیل نہیں، ہم آپ کو واضح طور پر بتانا چاہتے ہیں
کہ مولوی محمد یحییٰ مرحوم کے زمانہ سے لیکر آجتک اس خاندان میں مذہبی عقائد کا
کیا حشر ہوتا رہا۔ سب سے پہلے دیکھنا یہ ہے کہ مولانا محمد یحییٰ مرحوم کا کیا مذہب تھا
اس کے متعلق میں نے مولانا محمد یحییٰ کا دستخطی اعتقاد نامہ حاصل کیا ہے، جو شخص چاہئے
میرے پاس اگر بچشم خود دیکھ لے۔ اس دستاویز پر علاوہ از دیگر مواہیر و دستخط
خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی مہر اور دستخط موجود ہے جن کے دستخط سے
میں خود بھی ذاتی واقفیت رکھتا ہوں۔ وہ اعتقاد نامہ حسب ذیل ہے:۔

احقر العباد محمد یحییٰ اقرار مینماید کہ گاہے بر امکان نظیر جناب حضرت
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم قائل نشدم، و نہ رسالہ در اثبات آن تحریر ساختہ ام
و در محافل و مجالس از مقولات آن بیان کردہ ام ہستم۔ ہر کہ بر امکان آن قائل
شود کافر مباح الدم گردد۔ و بجہت ابو سعید معصر حبشی نزد علماء اختلاف
است۔ اکثر محدثین آنرا تصدیق نہ نمودند۔ و بعض محدثین و مشائخ معتبرین
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تصدیق نمودند و من بر اعتقاد جناب حضرت قطب ربانی

بانی مسلمانی حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس سرہ ہستم و اعانت و
امداد اولیاء اللہ و استفادہ و افادہ از مزارات متبرکہ بزرگان دین و
شفاعت ایشان و قول شیئاً للہ انکار نکردہ ام و نخواہم کرد و استعانت
از مشائخ از معتقدات من است و مناقب اولیاء اللہ قدس اسرارہم خواندن
فخر و سعادت دینی و دنیوی میدانم - مہر محمد یحییٰ واعظ

مہر میرزا غلام محی الدین مہر میرزا عزیز الدین مہر حاجی مختار مہر میر سیف الدین
مہر میاں لعل دین مہر دستخط خواجہ غلام شاہ نقشبندی مہر ثناء اللہ
مہر میر محی الدین اندرابی ✣ مہر دستخط ندا ... حسن المحتاج نقشبندی

معلوم ہوتا ہے کہ جب مولوی محمد یحییٰ مرحوم پر الزامات لگائے گئے تو انہوں
نے موجود الوقت عمائد شہر کو یہ اعتقاد نامہ بدستخط خود تحریر کر دیا اور
ایک نہایت محنت اور جانفشانی کے بعد بغرض اتمام حجت میرے قبضہ میں آگیا
تاکہ میں ظاہر کروں کہ حقیقت کیا ہے اب اس اعتقاد نامہ سے واضح ہو گیا کہ
کہ خاندان محمد یوسف کا مورث اعلیٰ وہی مذہب رکھتا تھا جو کہ اس وقت میر واعظ ہمدانی

یا دیگر صاحب اعتقاد مسلمانوں کا ہے، جن کو تم یا تمہارے اہل حدیث مشرک
یہودی اور پیر پرست وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس خاندان
میں مولانا واعظ رسول شاہ صاحب کا زمانہ شروع ہوا۔ اور یہ آپ کو معلوم ہے،
کہ اس واعظ مرحوم نے رسالہ هدیۃ الاصحاب لکھ کر معمر حبشی کو کذاب
اور دجال قرار دیا۔ اور حضرت خضرؑ والیاسؑ کی موت ثابت کی۔ میرزا
غلام احمد صاحب قادیانی کے دلائل وفات مسیح کو اس رسالہ میں نقل کیا ہے
نہ صرف مولوی محمد یحیٰی مرحوم کا مذہب مٹایا بلکہ حضرت امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے
مذہب سے انکار کیا۔ اسی زمانہ میں مولوی حسین شاہ مرحوم علاقہ شوپیان میں
وہابیت پھیلا رہا تھا۔ اور باہمی ارتباط کی وجہ سے مولانا غلام حسن برادر
محمد یوسف نے تربیت حاصل کی۔ جو اسوقت سردار غیر مقلدین ہے۔ پھر اس کے
بعد تیسرا زمانہ مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کا آگیا۔ اس زمانہ میں خاندان
محمد یوسف کا امتیازی کام یہ ہے کہ تمام مفتیان کشمیر سرینگر نے ایک
مطبوعہ فتویٰ شائع کیا کہ غیر مقلد خارجی اور یزیدی ہیں۔ اُن کو مساجد

سے نکالا جائے۔ اسپر مقدمہ ہوا۔ اور وہ مقدمہ سالہا تک دایر رہا۔ اور مشہورہ خاندان یوسف مجھے غیر مقلدین کا وکیل بنایا گیا۔ رازہائے سربستہ طشت از بام ہو گئے یعنی مولانا احمد اللہ صاحب مرحوم نے اپنے بیان میں سب مفتیوں کو مفسد اور ظالم قرار دیا۔ اور غیر مقلدین کی حمایت میں واقعات کے خلاف کہدیا کہ یہ لوگ حیات نبوی صلعم کے منکر نہیں ہیں۔ اہلحدیث نے اپنے انور شاہ اور مولانا غلام حسن کے بیان سے اسکی تردید کرائی۔ اور حیات نبوی صلعم سے انکار کیا۔ تمام حنفیوں کو مشرک اور یہودی بنایا۔ مسئلہ امکان نظیر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کیا۔ اور کہدیا کہ خدا کو قدرت ہے کہ لاکھ حضرت محمد صلعم پیدا کرے وغیرہ۔ الغرض یہ تمام نقشہ مسل مقدمہ عبدالعزیز بنام قوم الدین میں نامہ اعمال کیطرح محفوظ ہے۔ اسیطرح مولوی عتیق اللہ صاحب اور مولوی محمد یوسف اور نبہ شاہ کے درمیان جو متضاد خیالات موجود ہیں۔ ان پر بحث کرنا تحصیل حاصل ہے۔ بہرحال اب اسوقت مفتی واعظ مقلد غیر مقلد مفسد ظالم مشرک یہودی موحد کافر مباح الدم سب کے سب معجون مرکب ہو گئے

ہیں اور وہی نبہ شاہ ہے کہ جو یا رسول اللہ کہنے والیکو مشرک قرار دیتا ہے
ان کا قایدنظر آتا ہے۔ اس عجیب منظر کے دیکھنے سے حیرت پیدا ہوتی ہے کہ
آلہی ابتک عوام کو گمراہ کرنے کے لئے یہ سارا تنازعہ مذہب کا تھا یا کہ خنگ
زرگری۔

بہرحال یہ واقعہ صاف ہے کہ صرف یوسف شاہی خاندان میں واعظ محمد یحییٰ مرحوم
سے لیکر آجتک مذہب نے وقتاً فوقتاً بھروپیوں کیطرح رنگ بدلا۔ اور متضاد عقاید
وخیالات سے عوام کا بیڑا غرق ہوگیا ساتھ ہی لڑائی۔ اور خانہ جنگی کا سلسلہ
قایم ہوا ایکدوسرے کو کافر مباح الدم یہودی مشرک مفسد اور ظالم قرار دیا گیا۔ بعض
اسلاف کا نام کذاب اور دجال رکھا گیا۔ ایکدوسرے پر لعنت کی گئی۔ تو اب ایسی
مذہبی پریشانی میں عوام ان بیچارے نوگرجا لکدوز وغیرہ کرتے تو کیا کرتے
کس کو سچا کہتے۔ اور کس کو جھوٹا۔ وہ کیا فیصلہ کرسکتے کہ یہ کیا ماجرا ہے
کیونکہ یہ کس طرح حل ہو سکتا ہے کہ :- مولانا محمد یحییٰ مرحوم کا مذہب سچا ہے
یا مولانا واعظ رسول کا۔ مولوی احمد اللہ صاحب کا رویہ درست ہے یا مولانا

غلام حسن کا - مولوی یوسف کا مذہب حق ہے یا نہ شاہ - قوام الدین کا فتوی صحیح ہے یا مولوی شریف الدین کا - الغرض عوام الناس کیلئے اس قفل وسواس کا کھولنا ناممکن اور محال ہے اور کسی نتیجہ پر پہنچنا متعذر ہے البتہ اسکا نتیجہ یہی ہوا کہ رفتہ رفتہ لوگوں کے دلوں سے مذہب کا احترام جاتا رہا عوام شکوک میں مبتلا ہو گئے مختلف پارٹیاں بن گیئں - فوضویت لامذہبی اور بیدینی کا چرچا عام ہو گیا بدمعاشی و رغنڈہ ازم کا دور دورہ ہوا - جو کہ درحقیقت تحقیر اولیاء کا ثمرہ ہے اب لوگوں میں نہ دین ہے نہ مذہب نہ تقوی ہے نہ خدا پرستی بلکہ صرف پارٹی بازی اور خاندان پرستی کا جذبہ ہے -

یہی وہ غضب الٰہی ہے جو اولیاء اللہ کی عداوت کیوجہ سے یا سوءِ ادب کے نتیجہ میں کسی بدقسمت قوم پر نازل ہوتا ہے - یہ خطرناک مذہبی اختلاف ہوتے ہوئے بعض بیوقوف علماء عوام کے دھوکہ دینے کے لئے کہدیا کرتے ہیں - کہ یہ تمام اختلافات فروعی ہیں کوئی اصولی اختلاف نہیں لیکن ان نادانوں سے یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ اگر یہ فروعات ہیں تو امکان نظیر کا قائل کافر مباح الدم کیوں ہے، جب امکان نظیر کے معنی صرف یہی ہیں کہ خدا کو قدرت ہے کہ معاذ اللہ حضرت محمد صلعم جیسا کوئی اور پیدا کرے تو بیچارے

غیر مقلدین یا مولوی غلام حسن کیوں کافر مباح الدم ہو جاتا ہے اور اگر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید فروعات میں سے ہے تو غریب حنفیوں کو یہودی کیوں کہا جاتا ہے اور اگر مزارات متبرکہ اولیاء سے استعانت کا مسئلہ اصولی نہیں تو سادہ لوح مسلمانوں کو واجب القتل مشرک قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ فروعات کے اختلاف میں باہمی تکفیر بازی کا بازار صدیوں تک گرم رہے۔ اور اگر کہو کہ یہ سب باتیں پرانی ہیں یا یہ کہ پرانی علماء معاذ اللہ نادان تھے اور گذشتہ تنازعات غلط تھے تو میں کہتا ہوں کہ تمہارا یہ کہنا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے کیونکہ اس صورت میں آئندہ زمانہ میں تمہارا موجودہ مذہب بھی پرانا ہو جائیگا۔ اور آئندہ تم بھی کسی وقت نادان ثابت ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ چند سال میں ہی تمہارے مفتیان اعظم کا متفقہ فتویٰ لچر اور بیہودہ ثابت ہو گیا۔ پس بہتر ہے کہ آج ہی خدا کی مخلوق پر رحم کرو۔ اور مذہبی ادعا سے دستبردار ہو جاؤ۔

یوسف شاہی مسلمان بھائیو ذرہ سوچو اور خدا کیلئے غور کرو کہ اگر اسقدر تمہارا باہمی اختلاف فروعی ہے تو میرے ساتھ تمہارا کون سا اصولی اختلاف ہے سنو اور کان کھولکر سنو میرا بھی تمہارے ساتھ کوئی اصولی اختلاف

نہیں - خدا ایک - قرآن ایک - حضرت خاتم النبیینؐ ایک - البتہ آپ کا میرے ساتھ یہ اختلاف ضرور ہے جس کا قایل بربناءِ عقیدۂ مولانا محمد یحیٰی مرحوم کافر مباح الدم ہو جاتا ہے اور یہ عقیدہ قادیانیوں کے غلط عقیدہ سے بدرجہا بدتر ہے کیونکہ قادیانیوں کا عقیدہ اگرچہ ملحدانہ ہے لیکن یہ عقیدہ فنافی الرسول کے عقیدہ سے ماخوذ ہے - اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں بے ادبی نہیں لیکن امکان نظیر خاتم النبیینؐ کا عقیدہ تنسیخ نبوت محمدیہ کے اصول پر مبنی ہے جسمیں نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہے، اور ساتھ ہی غیر مقلدین کا بلکہ بعض دیگر علماء کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ خدا تعالے جھوٹ بولنے پر قادر ہے - ملاحظہ ہو صیانۃ الایمان صفحہ ۵ مولفہ شیخ عبدالحق شاگرد نذیر حسین دہلوی و براہین قاطعہ صفحہ ۲ -

پس اگر کوئی مدعی نبوت ایسا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح جدید کتاب اور شریعت لیکر تمہارے پاس آ جائے - اور تم آیت خاتم النبیین پیش کرو تو وہ آپ کو فوراً ملزم کر دیگا اور کہدیگا کہ تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا تعالی جھوٹ بولنے پر قادر ہے اسلئے اس نے معاذ اللہ ختم نبوت کا وعدہ غلط دیا تھا - یہ ہے حالت آپ کے مذہبی عقاید کی - فانا للہ وانا الیہ راجعون - اسیطرح میرا اختلاف تمہارے ساتھ یہ ہے کہ مجھے اوہام پرستی ملا ازم اور اہل قبلہ کی تکفیر سے نفرت

ہے مگر تم اور قادیانی حضرات تکفیر بازی میں مبتلا ہو گئے ہو۔ پس آپ کے لئے
اب صرف دو ہی راستے ہیں۔ یا یہ تمام اختلافات کو فروعی مان کر اور گذشتہ
تنازعات کو چھوڑ کر خاندان پرستی پر لعنت کرو۔ اور خالص مسلمان ہو جاؤ۔
اور حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کا مسلک اختیار کر کے خانقاہ معلیٰ کو
اسلام کا مرکز بناؤ۔ یا یہ کہ تمام مذہبی اختلافات کو اہمیت دیکر لڑ مرو
تاکہ زمین تمہارے وجود سے پاک ہو۔ اور غنڈہ ازم برباد ہو۔
میرے یوسف شاہی مسلمان بھائیو۔ یاد رکھو کہ میں تمہارا دشمن نہیں اور
نہ یوسف شاہ کے خاندان سے میری کوئی ذاتی عداوت ہے۔ ذاتی عداوت رکھنے والا
ایک خبیث اور ملعون ہے۔ میں صرف تمہاری بہتری کیلئے کڑوی دوا دیکر نیک نیتی کے
ساتھ تمہارا علاج کر رہا ہوں۔ اگرچہ بیماری مزمن ہے اور شفا یابی کی امید نہیں۔ میرے
مغرز مسلمان یوسف شاہی بزرگو ذرہ اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر غور کرو کہ
تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا غنڈہ ازم پھیلانا جھوٹ بولنا جھوٹے مقدمات بنانا اور
سازشیں کرنا مذہب ہے۔ کیا یہ درست نہیں کہ آپکی جماعت کے بعض مغزز اراکین نے
میرے خلاف فرضی مقدمات بنائے۔ اپنے ایمان سے بتلاؤ کہ میں یا میرا بیٹا

عبدالرحیم کبھی زینہ کدل پر بلوہ کر نہیں شامل تھے۔ اور کیا تمہارا رئیس ہامہ ملک گنہ کدل کو لالہ ٹھاکر داس صاحب نے کمال افسوس کیساتھ جھوٹا گواہ ثابت نہیں کیا۔ اور کیا آپکے مجاہدین کی جماعت بار بار میرے مکان پر آکر پتھراؤ نہیں کرتے۔ اور بعض دفعہ مولوی یوسف کی قیادت میں مکان کے دروازے نہیں توڑتے۔ اسکے بالمقابل میری جانب سے فریاد تک نہیں ہوتی۔ اور اگر کبھی اتفاقاً ظاہر داری کیلئے پولیس کسی مقدمہ کا چالان کردیتی ہے۔ تو میں خواہ نخواہ کسی ملزم کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ مجھے انتقام گیری کی خواہش نہیں کیا۔ اس تمام رویہ سے یہ امر ثابت نہیں کہ لامذہبی اور بیدینی کیوجہ سے یا پارٹی بازی کے جذبہ سے آپکی جماعت پر اخلاقی اور مذہبی موت طاری ہو چکی ہے۔ اس پر بھی آپ کو شرم نہیں آتی۔ اور کمال بیحیائی سے جامع مسجد سے یا سوکالی پورہ کے اسلام سے آواز بلند ہوتی ہے کہ تمہاری بہادران اسلام سونہ گنجر اور ممہ گنجر و دیگر بدمعاش بے گناہ ہیں سارا قصور بوڑھے ضعیف العمر عبداللہ وکیل کا ہے۔ اس افترا پردازی اور بیحیائی کا بجز اس بات کے کیا جواب ہے کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ اور لامذہب بیدینوں کا بیڑا غرق ہو باوجود اس کے میں بار بار آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے آپکے ساتھ کوئی ذاتی رنجش نہیں۔ اور نہ یوسف شاہ کے خاندان سے میری عداوت ہے۔ اور میں خدا کو حاضر و ناظر

جان کر اعلان کرتا ہوں کہ مجھے ہرگز کسی قسم کی لیڈری یا ممبرداری یا مذہبی فرقہ بندی کی خواہش نہیں شیخ محمد عبد اللہ کے وجود سے پہلے میں عرصہ دراز سے جس درد دل کے ساتھ آپکے لئے مصائب برداشت کر رہا ہوں۔ اور جتنا نقصان ظاہری مجھے یا میری اولاد کو پہنچا۔ مجھے اسکی تفصیل بیان کرنیکی ضرورت نہیں کیونکہ میں قوم سے یا آپ سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ان اجری الا علے اللہ لیکن میں آپ سے یہ ضروری عرض کرونگا۔ کہ تمہاری طرف سے ہمیشہ یہی کہا جاتا تھا کہ عبد اللہ وکیل علیحدہ ہو۔ عبد الرحیم علیحدہ ہو۔ اخبار صداقت کا ایڈیٹر تبدیل ہو۔ یہ ہو وہ ہو۔ ہم نے مسلمانوں کی بہتری کیلئے ان سب باتوں کو منظور کیا۔ مگر تمہاری حالت پھر بھی ویسی کی ویسی ہی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر ایں شرارت کی۔ اور غنڈہ ازم پھیلانیکی وجہ کیا ہے وجہ صرف یہ ہے کہ تمہارا تعلق نہ خدا تعالی سے رہا۔ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ پارٹی بازی کے جذبہ میں مخمور ہو کر تم نے یوسف کے خاندان کو معبود بنا لیا ہے اور اس خاندان کی پرستش کرنا تمہارا انتہائی مقصد ہے۔ تم نے بعض ملاؤں کو گوسالہ سامری کیطرح پوجنا شروع کر دیا ہے جنکی علمی قابلیت یہ ہے کہ انا فتحنا لک فتحا مبینا کا شان نزول ہری کشن کول کی ابتدائی مصالحت بنا لیتے ہیں اور کبھی عوام کو اکسا کر قتل کرانے ہیں جب چاہتے ہیں تو ان کو شہید بناتے ہیں اور جب چاہتے ہیں

تو حرام موت الغرض تمہاری موجودہ حالت نہایت عبرت امیز ہے خدا تمہاری حالت پر رحم فرمائے۔ اور آپ کو ہدایت فرمائے تاکہ مسلمانوں کا مستقبل اور بھی خطرہ میں نہ پڑے

وما علینا الا البلاغ

نوٹ۔ موجودہ بیماری سے شفا پانیکے لئے ایک نسخہ یہ بھی ہے کہ ہر ایک مسلمان صبح کو بعد نماز یہ وظیفہ پڑھتا ہے اللھم انی اعوذ بک من الملاوین یعنی اے خدا میں ملاؤں کی شرارت سے پناہ مانگتا ہوں۔ مجھے ان کے شر سے بچا۔ آمین۔

عارفے از کوہ بصحرا گذشت — دید عزازیل بدامان دشت
گفت بدو عارف صحرا نورد — از چہ دریں بادیہ ہرزہ گرد
کار تو در صومعہ در خانقاہ — باز چرا ماندۂ از کار گاہ
در صف زہاد نہیب تو کو — جادوی جبریل فریب تو کو
رہزن مردان چو شنید این مقال — خندہ کنان داد جواب سوال
کز برکات علماء زمان۔ — فارغم از کشمکش این و آن
یک تن ازیں طائفہ بوالہوس — از پے گمراہی کونین بس

خاکسار۔ خادم اسلام **محمد عبد اللہ**۔ وکیل ہائی کورٹ۔

۵ شعبان

نیشنل پرنٹنگ پریس کشمیر میں طبع ہوا